326

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

الفضل

قادیان — روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی — تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ — مورخہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ — یوم شنبہ — مطابق ۶ مارچ ۱۹۳۷ء — نمبر ۵۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ درد نقرس کی حالت کل جیسی ہے۔ اسکے علاوہ دور و نزلہ سے ایک پھنسی کی وجہ سے بھی تکلیف ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پھر ناساز ہو گئی ہے۔ متلی ہوتی ہے اور سر میں چکر آتے ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

آج لجنہ اماء اللہ محلہ دار الرحمت کا ایک اجلاس مولوی فضل الدین صاحب وکیل کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریر کی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں آج بعد نماز مغرب طلباء جماعت نہم نے جماعت دہم کے طلبا کو دعوت طعام دی اور الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ جس میں حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے بھی شمولیت فرمائی۔ آخر میں آپ نے ایک مختصر تقریر کی اور دعا فرمائی۔

آج مغرب کی نماز کے بعد جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے مسجد ... الفضل میں "حفظانِ صحت" کے موضوع پر تقریر کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آبِ حیات

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا۔ جو مجھے دیا گیا ہے۔ وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں۔ اور وہ حکمت جو میرے مونہہ سے نکلتی ہے۔ اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے۔ دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی۔ تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں۔ کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا۔ جو آسمان پر کھولا گیا۔ زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔ سو تم مقابلہ کیلئے جلدی نہ کرو۔ اور دیدہ دانستہ اس الزام کے نیچے اپنے تئیں داخل نہ کرو۔ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا۔ بدظنی اور بدگمانی میں حد سے زیادہ مت بڑھو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم اپنی باتوں سے پکڑے جاؤ۔ اور پھر اس دکھ کے مقام میں تمہیں یہ کہنا پڑے۔ کہ ما لنا لا نریٰ رجالا کنا نعدھم من الاشرار"۔ (ازالہ اوہام ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) راجہ فضل الرحمٰن صاحب پاڑی پورہ کشمیر کو دماغی عارضہ کی تکلیف ہے۔ کمال الدین صاحب بالابادی کے والد کنجی احمد صاحب بہت بیمار ہیں۔ ڈاکٹر نور احمد صاحب ... ضلع لائلپور کا لڑکا شریف احمد ایک عرصہ سے بخار اور کھانسی کے باعث بیمار ہے۔ سید ولایت شاہ صاحب شاہ مسکین حال لاہور کے بھانجے بابو مجید احمد صاحب کو دماغی عارضہ کی تکلیف ہے۔ سلطان علی صاحب بھیرو چھی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(۲) سید محمد ہاشم صاحب بخاری مولوی فاضل عربی ٹیچر ڈومیلی ضلع جہلم بی۔ اے۔ کا ان کے بھتیجے ریاض احمد ایف۔ اے کا اور ان کی ہمشیرگان فرخندہ و زینب انٹرنس اور مڈل کا امتحان دے رہی ہیں۔ علاوہ ازیں ملک محمد بشیر خان صاحب۔ ایم۔ اے نے امسال آئی سی ایس کا امتحان دیا ہے۔ اور چوہدری محمد نواز خان صاحب ساہی نے بی۔ اے کا امتحان دینا ہے۔ عبد الشکور صاحب قادیان کے بعض بھائیوں نے ایف۔ اے اور بی۔ اے کے اور بعض بہنوں نے مڈل وغیرہ کے امتحان دینے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو کامیابی عطا فرمائے۔

میرے بچے عزیز حمید کو جو عرصہ سات ماہ سے بیمار چلا آتا ہے کامل صحت اور عمر دراز عطا فرمائے۔ نیز یہ کہ عزیز امجد اور مجھ خاکسار کو جلد ملازمت عطا فرمائے۔ خاکسار جے۔ اے۔ وی ٹیچر ہے۔ بوجہ احمدیت تخفیف میں آجانے کے بیکار رہیے۔ سالہا سال

امرتسر کے خریداروں کو ضروری اطلاع

چونکہ بار بار کی یاددہانیوں اور تقاضوں کے باوجود امرتسر کی ایجنسی نے بقایا صاف نہیں کیا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اسے بند کر دیا جائے۔ چنانچہ ۸ مارچ ۳۷ء بروز سوموار پرچہ ایجنٹ کو نہیں بھیجا جائیگا۔ لہذا خریدار صاحبان براہ راست دفتر سے پرچہ منگوانے کے لئے اپنا ایڈریس معہ قیمت پیشگی زیادہ سے زیادہ ۷ مارچ ۳۷ء تک دفتر میں پہنچا دیں۔ (مینیجر)

(۴) غلام محمد کاموں کے منڈی ضلع گوجرانوالہ۔

(۳) اللہ رکھا صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ کے ہاں ۸ فروری لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عبدالحی نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ مولود کو خادم دین بنائے۔ (مجید احمد قادیان)

دعائے نعم البدل

قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کا نوزائیدہ اکلوتہ لڑکا نیروبی (افریقہ) جاتے ہوئے رستہ میں ہی جہاز پر مورخہ ۱۰ فروری فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ علاوہ ازیں ان کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار: رفیق احمد۔ کاتب الفضل

تحریکِ جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریکِ جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریکِ جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گذشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے۔ خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لیکر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اسکے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار: میرزا محمود احمد۔

(۳) مسٹر چاولہ مشہور ہندوستانی ہوا باز آج کل دہلی میں ہیں۔ اور عنقریب ان کی ملازمت کا فیصلہ ہونے والا ہے احباب۔ ان کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن خان مولوی فاضل "جامعہ" نئی دہلی۔

(۴)۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ

محکمہ تعلیم میں خوش اسلوبی سے کام کر کے بہت سی سندات حاصل کر چکا ہے۔ انسپکٹر صاحبان محکمہ تعلیم کسی سکول کے لئے۔ یا ذی ثروت اصحاب اپنے بچوں کو خانگی طور پر پڑھانے کیلئے بطور ٹیوٹر پتہ ذیل پر تحریر فرما کر مرہونِ منت فرمائیں۔ محمد علی خان اشرف پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بیرم پور ڈاکخانہ گڑھ دیوالہ

ولادت

(۱) میرے بہنوئی بابو عطاء اللہ صاحب کے ہاں ۲۲ فروری کو لڑکی تولد ہوئی احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کریں۔ خاکسار محمد بشیر گلگت ہوس قادیان

(۲) مجھے مولا کریم نے اپنے خاص فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار

درخواست برائے الفضل

ایک دور افتادہ خطہ کے ایک مخلص اور پرجوش مگر نادار دوست اپنے کسی صاحب توفیق بھائی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کے نام اخبار الفضل جاری کرا کر ثواب حاصل کریں اور اس طرح تبلیغ احمدیت میں بھی ممد ہوں کیونکہ وہاں غیر احمدی بھی اس کے مطالعہ کے شائق ہیں۔ (مینیجر)

327

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

حضور نظام دکن کی سلور جوبلی۔ اور پنجاب کے ہندو اخبارات

فرمانروائے دکن حضور نظام کے جشن سلور جوبلی کے موقعہ پر حیدر آباد دکن کی رعایا کے تمام طبقوں نے اپنے حکمران کی ذات کے متعلق جس اخلاص اور شیفتگی کا اظہار کیا ہے۔ اس کی مثال غالباً کسی اور ہندوستانی حکمران کے متعلق ملنی محال ہے۔ ہر مذہب و ملت اور ہر درجہ اور طبقہ کے لوگوں نے اپنے اپنے رنگ میں اپنے حکمران کے حضور محبت اور عقیدت کے تحائف پیش کئے ہیں۔ اور حضور نظام نے ہر ایک طبقہ کے مناسب حال شفقت اور نوازش کا اظہار فرما کر انہیں پہلے سے بھی زیادہ اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ لیکن نہایت ہی حیرت۔ اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ پنجاب کا ہندو پریس اس موقعہ پر بھی نیش زنی سے باز نہیں رہ سکا۔ اور اس نے حضور نظام کے ان تمام ارشادات کو نظر انداز کرتے ہوئے جن میں انہوں نے اپنی ساری رعایا کی بہتری۔ اور بہبودی کے لئے کوشاں رہنے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ ان چند الفاظ کی بنا پر جو علماء کے ایڈریس کے جواب میں فرمائے گئے۔ سراسر غلط نتائج نکال کر پیش کئے ہیں:۔

علمائے دکن کے سپاسنامہ کے جواب میں والئے دکن نے جو الفاظ فرمائے اور جو ہندو پریس کی آنکھ میں خار کی طرح کھٹکے۔ وہ یہ ہیں۔ کہ:۔

"میں اسلام کا صحیح معنوں میں پیرو ہوں۔ اور اسلام کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔ میری دلی تمنا ہے۔ کہ اسلام کے حلقۂ اطاعت میں مجھے موت آئے گی"

ان الفاظ کے متعلق اخبار "ملاپ" نے تو صرف یہی بے معنی فقرہ کہا ہے۔ کہ "ریاست حیدر آباد دکن کی مٹھی بھر مسلم رعایا خوب جانتی ہے۔ کہ وہ ہندو اکثریت پر کس طرح غالب آ رہی ہے" لیکن "پرتاپ" نے لکھا ہے:۔

"حضور نظام نے یہ جواب اپنی ذاتی حیثیت میں نہیں۔ بلکہ ایک والئے ریاست کی حیثیت میں دیا ہے۔ اس لئے اگر اسلام کی خدمت کی بجائے وہ یہ کہہ دیتے۔ کہ ان کی یہ خواہش ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کی بہبودی۔ اور اس کی خدمت میں اپنی عمر گزاریں۔ تو یہ الفاظ تمام طبقوں کے لئے زیادہ خوشنودی اور کشش کا موجب ہوتے۔ اور حضور نظام کے لئے زیادہ عقیدت کا جذبہ پیدا کرنے کا موجب ہوتے"

اگر "پرتاپ" کو خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا شوق نہ ہوتا۔ تو وہ سمجھ سکتا تھا۔ کہ علماء کے سپاسنامہ کے جواب میں حضور نظام نے جو کچھ فرمایا۔ وہی موزون و مناسب ہے۔ علماء نے سپاسنامہ محض حضور نظام کے مسلمان ہونے کی وجہ سے پیش کیا۔ اور حضور نظام کو یقیناً یہ حق حاصل ہے۔ کہ اپنے مذہب کے متعلق جو جذبات اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ ان کو علے الاعلان مذہبی فضا میں ظاہر کریں۔ پھر جب ایک مسلمان والئے ملک یہ کہتا ہے۔ کہ وہ اسلام کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ تو ساتھ ہی وہ یہ بھی اقرار کرتا ہے۔ کہ اپنی رعایا کے متعلق جو فرائض اور ذمہ واریاں اس پر عائد ہوتی ہیں۔ ان کو نہایت دیانتدارانہ طور پر۔ اور پوری کوشش اور سرگرمی کے ساتھ سرانجام دیتا ہے اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ رعایا کے ہر فرد بشر کی خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو۔ بہتری اور بہبودی کا خیال رکھنا حکومت کا فرض ہے:۔

سب سے زیادہ معیوب۔ اور قابل مذمت رویہ اخبار "ہندو" نے اختیار کیا ہے۔ جس نے لکھا ہے۔

"ریاستی باشندے مریں یا جئیں وہ اسلام کی خدمت کریں گے۔ ریاست میں نوے فیصدی ہندو آبادی ہے۔ دس فیصدی میں مسلمان اور عیسائی وغیرہ سب شامل ہیں۔ لیکن نظام آٹھ دس فیصدی آبادی کے لئے سب کچھ کرنا اپنا مقدس فرض سمجھتے ہیں"

یہ تعصب اور تنگ نظری کی انتہا ہے اور غلط بیانی کا افسوسناک مظاہرہ نہ صرف زیر بحث الفاظ اس قسم کے مفہوم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اسی جشن کے سلسلہ میں متعدد دوسرے مواقع پر حضور نظام اپنی تمام رعایا کی بہبودی اور خدمت گزاری کا ذکر فرما چکے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰحضرت نے ان ادنیٰ اقوام کا جنہیں ہندو والیان ریاست تو الگ رہے۔ عام ہندو بھی اپنے پاس نہیں پھٹکنے دیتے۔ نہ صرف بخوشی سپاسنامہ منظور فرمایا۔ بلکہ ان پر خاص شفقت اور نوازش کا اظہار کرتے ہوئے۔ آب زر سے لکھنے کے قابل انہیں یہ جواب عنایت کیا۔ کہ

"میری نظر میں نہ کوئی قوم بلند و پست ہے۔ اور نہ کوئی اچھوت ہے جب تک وہ نیک کردار کی حامل ہے۔ بلکہ میں سب کو حیثیت بنی نوع ایک طرح برابر سمجھتا ہوں۔ اس قوم کے افلاس اور کمی تعلیم کی وجہ سے میری گورنمنٹ کی توجہ کے وہ زیادہ مستحق ہیں میں یہ سنکر خوش ہوا۔ کہ ان کی تعلیم کی طرف توجہ کی جا رہی ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ ان کی تعلیمی فلاح و بہبود کی طرف میری گورنمنٹ بطور خاص توجہ کرے گی"

کیا ہندو اخبارات کسی ہندو والئے ریاست کے متعلق بتا سکتے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کی نسبت اس کے وہی خیالات ہیں۔ جن کا اظہار اعلیٰحضرت حضور نظام نے فرمایا ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو پھر غور کریں۔ حضور نظام جب ان اقوام کو جنہیں ہندو باوجود ہندو قرار دینے کے انسانیت کا درجہ نہیں دیتے۔ اس شفقت اور مہربانی کا مورد بنا رہے ہیں۔ تو ان کی رعایا کا کوئی اور طبقہ ان کی نوازشات سے کیونکر محروم رہ سکتا ہے:۔

پھر اعلیٰحضرت نے رعایا حیدر آباد کے ایڈریس کے جواب میں فرمایا:۔

"میری تخت نشینی کے پچیس سال جو ختم ہوئے ہیں۔ اس مدت میں مجھے اپنی عزیز رعایا کی فلاح و بہبود میں کوشاں رہنے کی توفیق بخشی گئی۔ لہٰذا میں حضار محفل کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری بقیہ زندگی اپنی عزیز رعایا کی آسائش کے لئے وقف ہے۔ اور خادم خلق اللہ ہونا میرا سب سے بڑا طرۂ امتیاز ہے۔ از منہ گزشتہ سے میرے خانوادہ کا یہ وطیرہ رہا ہے۔ کہ رئیس ہر وقت اپنی رعایا کا دل سے خیر خواہ۔ اور بلا تخصیص قوم و ملت ان کی فلاح و بہبود کو اپنی زندگی کا بہترین مقصد سمجھنے والا ہوتا ہے۔ میں بھی اپنے اس آبائی نقش قدم پر گامزن ہوں"

ان الفاظ سے بہتر کوئی والئے ملک اپنی رعایا کی خیر خواہی اور بہتری کے متعلق اور کیا کہہ سکتا ہے۔ مگر ہندو اخبارات نے ان کو بالکل... نظر انداز کر دیا۔ اور غلط بیانی شروع کر دی:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اناجیل — اور — شراب نوشی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین سلسلہ کا ایک لغو اعتراض

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کے خلاف ان کے مسلمات کی بناء پر بعض امور اپنی تصانیف میں بیان فرمائے ہیں۔ کیونکہ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ جو الزامی جواب سے ہی متاثر ہوتی ہیں۔ اور اس کے بغیر ان کی تسلی نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے گذشتہ علماء اسلام بھی مناظرات میں مخالفین کو الزامی جواب سے ساکت ولاجواب کیا کرتے تھے۔ ہاں الزامی امور میں ضروری نہیں ہوتا۔ کہ وہ پیش کرنے والے کے نزدیک بھی مسلم ہوں۔ البتہ مخالف کو ان کے تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اس کے نزدیک مسلمہ امور ہوتے ہیں۔

اسی الزامی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کا ذکر کرتے ہوئے "کشتی نوح" میں تحریر فرمایا کہ "یسوع شراب پیا کرتے تھے" (کشتی نوح)

اس پر علماء ظواہر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت مسیح ناصری کی ہتک کا مرتکب قرار دیتے ہوئے لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ حالانکہ سب جانتے ہیں۔ کہ کسی اور کے عقیدہ کو دوہرانے یا نقل کرنے سے کوئی شخص زیر الزام نہیں آسکتا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح میں شراب پینے کا ذکر کر کے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اپنا عقیدہ بیان نہیں کیا۔ بلکہ عیسائیوں کا عقیدہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ کشتی نوح حاشیہ ۶۵ میں فرماتے ہیں۔ "قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا" گویا حضرت مسیح کی نسبت شراب کا پینا ازروئے اناجیل حضور نے تحریر فرمایا ہے اسی طرح فرماتے ہیں:۔ "اس کی تائید میں یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ ہر ایک سچے عیسائی کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی شراب پیوے اور اپنے مرشد کی پیروی کرے" (نسیم دعوت طبع اول صـ۶۵ طبع دوم صـ۶۷)

عبارت مندرجہ بالا میں خط کشیدہ عبارت صاف بتلاتی ہے۔ کہ یہ حضور نے اپنا نہیں بلکہ عیسائیوں کا عقیدہ لکھا ہے اب میں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ بھی کئی علماء نے یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ اور کہ اس وقت شراب حرام نہ تھی چنانچہ (۱) مولوی انوار الحق صاحب ایم۔اے ڈائرکٹر تعلیمات۔ ریاست۔ بھوپال حقائق الاسلام کے صفحہ ۳۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں "خیر اور مذہبوں کو جانے دیجئے انجیل مقدس (متی ۲۶ - ۲۷ - ۲۸) سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود حضرت عیسےٰ علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام بھی اس (شراب) سے احتراز نہیں کرتے تھے۔ اسکی ممانعت تو انہوں نے یقیناً نہیں فرمائی تھی"۔

(۲) مشہور ومعروف مناظر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی مہاجر مکی ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۳۰۷ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "وآنجناب شراب ہم می نوشیدند" یعنے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام شراب بھی پیا کرتے تھے۔

(۳) پھر فقہ کی مشہور کتاب نور الانوار فی شرح المنار میں صفحہ ۵ کی عبارت۔ "والتفریط الذی فی دین عیسیٰ علیہ السلام" کے حاشیہ میں مرقوم ہے:۔ "قولہ فی دین عیسیٰ کتحلیل الخمر قال فی نتائج الافکار ناقلاً عن غایۃ البیان ان الخمر والخنزیر کانا حلالین فی الامم الماضیۃ وکذالک فی حق ھذہ الامۃ فی ابتداء الاسلام" یعنے دین مسیح ناصری میں تفریط سے کام لیا جاتا ہے۔ جیسے شراب کی حلت غایۃ البیان سے نقل کر کے نتائج الافکار میں لکھا ہے۔ کہ شراب کا پینا اور خنزیر کا گوشت پہلی امتوں میں حلال تھا ایسا ہی اسلام کے ابتدائی زمانہ میں بھی حلال تھا۔

ناظرین غور کریں کہ اگر یہ کہنے سے کہ حضرت مسیح ناصری شراب پیا کرتے تھے مسیح کی توہین ہوتی ہے۔ تو اس صورت میں مندرجہ بالا علماء اسلام بھی زیر الزام آئیں گے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کہ "یہ بیان کیا جاتا ہے" کے مطابق ہم جب عیسائیوں کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ان میں بھی یسوع مسیح کے شراب پینے بلکہ شراب کی حلت اور جواز کا حکم پاتے ہیں۔ چنانچہ (۱) تیمتھیس ۱ باب ۵ آیت ۲۳ کی انگریزی عبارت یوں ہے۔

"Drink no longer water, But use a little wine for thy stomach's sake and thine often infirmities"

ترجمہ۔ آئندہ کو صرف پانی ہی نہ پیا کر بلکہ اپنے معدے اور اکثر کمزور رہنے کی وجہ سے ذرا سی مے بھی کام میں لایا کر (از اردو بائیبل)

(۲) حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثناء باب ۱۴ آیت ۲۶ میں ہے:۔ "اور اس روپے سے جو کچھ تمہارا جی چاہے خواہ گائے بیل یا بھیڑ بکری یا مے یا شراب مول لے کر اسے اپنے گھرانے سمیت وہاں خداوند اپنے خدا کے حضور کھانا اور خوشی منانا" ان ہر دو حوالجات سے ظاہر ہے کہ انجیل اور شریعت موسویہ میں شراب کے استعمال کا صراحتاً حکم ہے۔ بلکہ عیسائی تو یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح بھی شراب پیا کرتے تھے۔ چنانچہ پادری عماد الدین انجیل متی کی تفسیر یعنے خزانۃ الاسرار کے صفحہ ۱۸۷ میں لکھتے ہیں:۔

"اس کو انہوں نے شرابی کہا۔ کیونکہ مسیح نے شراب بھی پیا ہے۔ کیونکہ اس ملک کا دستور تھا۔ مسیح خداوند بھی ریاضت دکھلانے کو اور نذری بننے کو اس دستور سے الگ نہیں رہا۔ جیسے شمعون وغیرہ تھے۔ (قاضی ۱۳ باب ۴) توریت میں شراب پینا منع نہ تھا۔ مگر صرف نذری کو منع تھا۔ سب پیغمبروں نے شراب پی ہے۔ اور عیسائیوں کو بھی شراب پینا منع نہیں ہے۔ مگر متوالا ہونا منع ہے۔ اور ٹھوکر کے سبب اور روح سے جدائی کے باعث شراب کی ممانعت ہے۔ پس اگر یہ ممانعت کے وجوہات نہ ہوں تو اجازت ہے"۔

اس عبارت سے حسب ذیل امور خصوصیت سے ظاہر ہوتے ہیں (الف) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام عیسائیوں کے مسلمات کی بناء پر شراب پیا کرتے تھے (ب) توریت میں شراب کی ہرگز ممانعت نہیں (ج) عیسائیوں کے نزدیک تمام پیغمبروں نے شراب پی۔ (د) عیسائیوں کو شراب کی اجازت ہے۔

پس جب ازروئے توریت شراب منع نہیں۔ بلکہ اس کی اجازت ہے۔ اور اسی وجہ سے عیسائیوں کے نزدیک سب نبیوں نے شراب پی۔ حتیٰ کہ اپنے "خداوند" یسوع مسیح کے متعلق بھی کہتے ہیں۔ کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ تو یہی امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگر الزامی رنگ میں اپنی تصنیفات میں بیان کر دیا۔ تو آپ کو کیونکر توہین مسیح کا مرتکب قرار دیا جاسکتا ہے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ لکھا۔ وہ عیسائی مسلمات کی بناء پر اور انہی کی کتب کی رو سے لکھا۔ اپنا عقیدہ حضور

328
Digitized by Khilafat Library Rabwah

گولڈ کوسٹ افریقہ میں تبلیغ اسلام

مختلف مقامات میں تبلیغی لیکچر اور ملاقاتیں

تبلیغی دورہ

سالٹ پانڈ ۱۲۔ جنوری (بذریعہ ڈاک) ایام زیر رپورٹ میں تبلیغی اغراض کے ماتحت مختلف مقامات کا دورہ کیا گیا سالٹ پانڈ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر مغرب کی طرف ایک شہر ہے جسے ایلمینا کہتے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سب سے پہلے یورپین لوگ وارد ہوئے تھے۔ عیسائیت اس شہر میں نہایت مضبوطی سے قائم ہے۔ مسٹر بشیر الدین بین مبلغ علاقہ کیپ کوسٹ دو تین دفعہ ایلمینا میں لیکچر دے چکے ہیں۔ مَیں نے تین دن اس شہر میں قیام کیا۔ دو پبلک لیکچر دیئے۔ اور ایلمینا اور اس کے ملحقات میں ۳۵ اشخاص کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ لیکچروں کا انتظام ایک سیاسی جماعت ویسٹ افریقن یوتھ لیگ نے کیا۔ شہر کے تمام بڑے بڑے آدمیوں سے ملاقات کی گئی لیکچروں کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جاتا۔

تبلیغی لیکچر

لیکچروں اور ملاقاتوں میں عیسائیت کی سیاسی۔ اخلاقی۔ اور روحانی ناکامی اور اسلام کی خوبیوں اور بین الاقوامی حیثیت اور افریقہ کی مخصوص ضروریات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا جاتا۔ بالخصوص جب حضور کے ذریعہ قوموں کے احیاء۔ اور افتخار کا ذکر ہوتا۔ تو لوگ نہایت توجہ اور غور سے احمدیت کے پیغام کو سُنتے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ لیکچروں یا ملاقاتوں کے موقعہ پر کسی شخص نے یہ کہا ہو۔ کہ ہم احمدیت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ ہر ایک نے یہی کہا۔ کہ ہم آپ کے پیغام کو قبول کرتے ہیں۔ مگر مغربی تہذیب کو چھوڑ کر اسلامی تہذیب اختیار کرنا ہمارے عیسائی ماحول کی وجہ سے ہمیں مشکل معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہمیں مہلت دیں۔ ہم تھوڑے عرصہ میں آپ کو جواب دے سکیں گے۔ درحقیقت مغربی ممالک میں شراب خوری۔ ناچ۔ اور گانا بجانا۔ اور عیاشی لوگوں کی زندگی کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے۔ کہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس دجالی بُت کو ہمیشہ کے لئے توڑ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک اَور گاؤں میں تبلیغ

ایلمینا کے بعد میں سنیا برکو کی طرف روانہ ہوا۔ یہ قصبہ سالٹ پانڈ سے ایک سَو میل کے فاصلہ پر مشرق کی طرف واقعہ ہے۔ راستہ میں مختلف اشخاص کو سلسلہ کا لٹریچر قیمتاً یا مفت دیا گیا۔ مسٹر جمال جانسن جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ اور مسٹر آدم مبلغ علاقہ میرے ہمراہ تھے۔ ہم نے برکو میں چھ دن قیام کیا۔ اور چالیس اشخاص کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ ان کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی۔ شہر کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ہر ایک متنفس تک پہونچنے کی کوشش کی گئی۔ بعض عیسائیوں نے نقدی کی صورت میں مشن کے لئے تحائف دیئے۔ مسٹر جانسن۔ اور مسٹر آدم نے بھی لیکچر دیئے۔ برکو کے چیف نے ہمیں دس شلنگ ہمارے اخراجات کے لئے دیئے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عام طور پر چیف لوگ ہمارے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرتے ہیں لیکن کبھی کبھی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ایلمینا کے چیف کو ملنے کے لئے میں دو دفعہ اس کے مکان پر گیا۔ مگر اس نے ملاقات کا موقعہ نہ دیا۔ میں نے اس کے نمائندہ کی توجہ تؤتی الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء کی طرف مبذول کرائی۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ چیف متعصب رومن کیتھولک ہے برکو سے قریب ہی ایک دوسرے گاؤں "فنج" میں ایک لیکچر ہوا۔ اور تین اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی گئی۔

ایک پُرجوش افریقن مبلغ اسلام

برکو سے واپسی پر دو سَو میل کا سفر بذریعہ لاری اور ریلوے ٹرین طے کر کے میں ایک مشہور شہر "ڈنکوا" میں پہونچا۔ ہمارے آنریری مبلغ معلّم یوسف خان صاحب کچھ عرصہ سے یہاں مقیم ہیں۔ معماری ان کا پیشہ ہے۔ انگریزی اچھی طرح نہیں جانتے۔ نہ عربی کی واقفیت ہے۔ مگر بے دھڑک پادریوں۔ ملانوں۔ انگریز اور افریقن افسروں کو تبلیغ کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کمشنر ہو۔ یا پولیس کمشنر۔ گلی ہو۔ یا بازار۔ کھلا میدان ہو۔ یا پولیس سٹیشن اجازت لے کر لیکچر شروع کر دیں گے۔ تہجد کی نماز کے بعد اور فجر سے پہلے بازاروں میں منادی کرتے پھرتے ہیں۔ اور ہر جگہ ان کے لیکچر پر کافی لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔

ڈنکوا میں تبلیغ

میں نے چار دن "ڈنکوا" میں قیام کیا۔ معلم اسحاق صاحب مبلغ انچارج اشانٹی کو بذریعہ تار کماسی سے بلا لیا گیا۔ تاکہ ترجمانی کر سکیں۔ ہم نے تین لیکچر علمی طبقہ میں دیئے۔ ہر ایک لیکچر دو دو گھنٹے جاری رہتا۔ لیکچروں کے بعد لمبے عرصہ تک سوالات کا جواب دیا جاتا۔ ۲۵ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ڈسٹرکٹ کمشنر سے بھی ملاقات ہوئی۔ بعض ملاقاتیں لیکچروں کی صورت میں تبدیل ہو جاتیں۔ اور بہت سے لوگ ارد گرد جمع ہو جاتے۔

ڈنکوا میں ایک لیکچر عام پبلک کے لئے بذریعہ ترجمان دیا گیا۔ اس شہر میں مسلمان بھی کثرت سے آباد ہیں۔ اُن سے بھی ملاقات کی گئی اور ایک لیکچر کے ذریعہ انہیں احمدیت کی طرف متوجہ کیا گیا۔ خصوصاً یہود کے حضرت مسیح سے انکار۔ اور اب تک مزعومہ مسیح کے انتظار پر غور کرنے کے لئے اپیل کی گئی۔

کامیاب مناظرہ

ڈنکوا میں ایک سخت مغرور معلم رہتا ہے۔ میں جب لیکچر دے کر واپس آیا۔ تو اس نے مناظرہ کا پیغام بھیجدیا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اس شخص نے ڈنکوا میں مشہور کر رکھا ہے۔ کہ علوم عربیہ میں وہ گولڈ کوسٹ کے تمام علماء سے بڑھا ہوا ہے۔ چار گھنٹے مناظرہ ہوتا رہا۔ بالآخر یہ بہانہ کر کے کہ اس کے سوالوں کا جواب صرف نفی یا اثبات میں دیا جائے۔ میدان مناظرہ سے رخصت ہو گیا۔

گولڈ کوسٹ پر عیسائیت کا تسلط

ڈنکوا کے بعد کماسی کی طرف توجہ کی گئی۔ کماسی اس ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں تین لیکچر دیئے۔ ہر ایک لیکچر کے بعد سوالات کا سلسلہ دیر تک جاری رہتا۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے جس مضبوطی سے عیسائیت گولڈ کوسٹ میں قائم ہو چکی ہے دُنیا کے کسی اور ملک میں شاید ہی ایسا ہوا ہو۔ اس امر کے کئی وجوہات ہیں۔ یورپ میں جو عیسائیت کا مرکز ہے بوجہ علمی ترقی اور آزادی عیسائیت کی بنیادیں سخت کمزور ہو چکی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے ممالک میں جب پادری صاحبان جاتے ہیں۔ تو انہیں دوسرے مذاہب سے سخت مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن گولڈ کوسٹ میں عیسائیت کی آمد سے قبل کوئی خاص مذہب نہ تھا۔ اور بجائے اس کے کہ لوگ عیسائیت کی مخالفت کریں۔ انہوں نے عیسائی مبلغین کو اپنا محسن خیال کیا۔ اور یہ سمجھا۔ کہ ان کے ذریعہ سے تعلیم و تہذیب حاصل ہوگی۔ اس ملک میں عیسائیت تہذیب تعلیم اور خدا ترسی کے الفاظ ایک دوسرے کے مترادف سمجھے جاتے ہیں۔ اور ادھر گورنمنٹ نے ملک کی تعلیم عیسائی مبلغین کے سپرد کر رکھی ہے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ سوائے چھ احمدیہ سکولوں کے ہر ایک سکول میں عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور یہ بالکل ناممکن ہے کہ کوئی شخص باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے عیسائی نہ ہو۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ سوائے گولڈ کوسٹ کے دنیا کا کوئی دوسرا ملک اس مضبوطی سے پادریوں کے چنگل میں گرفتار ہو؛

علاوہ مذکورہ بالا شہروں کے بعض دوسرے مقامات پر بھی لیکچر دیئے گئے۔ اور سات افریقن احمدی مبلغ اپنے علاقوں میں کام کرتے رہے۔

احمدی سکولوں کے استاد

ہمارے سکولوں کے اکثر استاد عیسائی تھے۔ لیکن وسط ۱۹۳۶ء سے قریباً نصف مسلمان اور نصف عیسائی ہیں۔ جوں جوں مسلمان استاد تیار ہو رہے ہیں۔ ان کو رکھ لیا جاتا ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں ایک احمدی نے پرائیویٹ طور پر ٹریننگ کورس کا امتحان پاس کیا اور سند حاصل کی؛

دیگر اہم امور

جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کا ایک اہم جلسہ بمقام مانکسیم میں منعقد ہوا جس میں ایک ایگزیکٹو کمیٹی کا انتخاب کیا گیا اور جماعت کے انتظامی امور عموماً اس کمیٹی کے سپرد کر دیئے گئے۔ چندہ عام کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ جن میں سے ایک حصہ اکناف عالم میں تبلیغ احمدیت کی غرض سے قادیان بھیجا جائے گا۔ ایک تبلیغی اغراض کے لئے مبلغ انچارج کے سپرد رہے گا۔ اور باقی روپیہ کے متعلق کمیٹی کو مکمل اختیار حاصل ہوگا۔ کہ جس طرح چاہے سلسلہ کی ضروریات پر خرچ کرے۔ دفعہ ۱۹ کے مطابق مبلغ انچارج کا فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ جو رقم اس کے سپرد کی جائے۔ اس کا مکمل حساب رکھے۔ اور بوقت ضرورت جماعت کے سامنے پیش کرے۔ اسی طرح جماعت اشانٹی کا ایک اہم جلسہ بمقام پراسو ہوا۔ جس میں عارضی طور پر ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ تاکہ آمد و خرچ کی نگرانی کرے۔ اشانٹی کا چندہ عام بھی اسی طرح چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اصل انتخاب تین ماہ کے بعد ہوگا مولوی مبشر صاحب افریقی مبلغ تیار کر رہے ہیں۔ مبلغین کو علاوہ عربی کے اردو بھی پڑھائی جاتی ہے۔ روزانہ درس قرآن و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے سپرد ہے تمام احمدیہ سکولوں کے آپ مینیجر ہیں؛

خاکسار

نذیر احمد مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ

احمدیہ کوآپریٹو سٹورز کھولے جائیں

کوآپریٹو سٹور کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کچھ اشخاص جو ایک ہی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں مل کر اپنی ضروریات کی چیزیں اکٹھی بکفایت خرید و فروخت کریں۔ سٹور کی اشیاء تھوک داموں پر خریدی اور عام بازاری نرخ پر فروخت کی جاتی ہیں جس سے ایک تو دوسری دکانوں سے مقابلہ کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ دوسرے سال کے اختتام پر نفع کا اندازہ ہو جاتا ہے؛

سٹور کا نفع تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (۱) کمیشن (۲) نفع (۳) ریزرو

(۱) **ری بیٹ یا کمیشن**۔ ممبروں میں خریداری کی رقم کی نسبت سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ اگر زید نے بکر سے سٹور کے دو گنی قیمت کی چیزیں خریدی ہیں۔ تو کمیشن بھی اسے اسی نسبت سے دوگنا ملیگا۔

(۲) **نفع**۔ ہر حصہ پر کچھ فیصدی کے حساب سے دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ پچاس فیصدی تک پہونچ جاتا ہے۔

(۳) **ریزرو**۔ اس میں سے بھی کچھ حصہ کسی نیک مقصد کے لئے جس پر سب ممبر متفق ہوں۔ خرچ کیا جاتا ہے۔ باقی سٹور کی وسعت اور استحکام کے لئے خرچ یا جمع کیا جاتا ہے۔

ایسا نفع انکم ٹیکس سے بھی مستثنیٰ ہوتا ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اس تحریک میں ہر طرح کی مدد دیتی اور نگرانی کرتی ہے۔ جس سے انتظام و حساب کے نقائص دور ہو جاتے ہیں۔ تمام ممبر حصص کی صورت میں سرمایہ جمع کر کے گورنمنٹ کی منظوری سے سٹور کا اجرا کرتے ہیں۔ انتظام مستقل کمیٹی کے سپرد ہوتا ہے جسے ممبر کچھ عرصہ کے لئے خود ہی منتخب کرتے ہیں۔ ہر ممبر کا ایک ووٹ ہوتا ہے۔ خواہ حصے زیادہ ہوں۔ اور سوسائٹی اس طرح چلائی جاتی ہے۔ کہ

(۱) ہر شخص اپنی حسب منشاء چیزیں کم داموں پر گھر بیٹھے بٹھائے حاصل کر سکتا ہے۔

(۲) چیزیں عمدہ۔ خالص اور تازہ مہیا ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہر ممبر خود ہی محاسب خود ہی منتظم اور خود ہی کارکن ہوتا ہے

(۳) ایسی سوسائٹی میں انتظام اور حکومت کی ٹریننگ مفت مل جاتی ہے

(۴) کفایت اور روپیہ پس انداز کرنے میں سہولت رہتی ہے۔ کیونکہ بازاری داموں پر خریدنے سے جو کمیشن ملیگا۔ وہ ایک طرح کی بچت ہوتی ہے۔ جو سال کے اختتام پر تقسیم کی جاتی ہے۔

(۵) ریزرو فنڈ سے کچھ روپیہ عام فائدہ کے لئے۔ لائبریری کلب وغیرہ کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

(۶) خود کارکن ہونے کی وجہ سے عام بازاری نرخ کا پتہ رہتا ہے۔ اور خرید و فروخت کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔

ایسے سٹور عام ضروریات کی چیزوں کے لئے کھولے جا سکتے ہیں۔ مثلاً آٹا چاول۔ گھی۔ ہوزری۔ کپڑا۔ تیل۔ صابن سبزی۔ پھل دودھ وغیرہ۔

ہندوستان میں بنگالی و مدراسی اپنے صوبہ سے باہر جہاں بھی چند اشخاص اکٹھے ہوں۔ ایسی سوسائٹی بنا لیتے ہیں۔ اور اس عمدگی سے چلاتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی سودا اسی سٹور سے خریدنا پسند کرتے ہیں؛

ہماری جماعت خدا کے فضل سے ایک منظم جماعت ہے۔ قومی جذبہ اور ایثار کی بھی کمی نہیں۔ اگر ایسی ہی باہمی دوکانداری کو اس میں رائج کیا جائے تو احباب اپنے فائدے کے علاوہ جماعت کے من حیث القوم استحکام کا موجب بھی ہو سکتا ہے۔ دہلی۔ لاہور۔ امرتسر قادیان۔ سیالکوٹ۔ شملہ وغیرہ شہروں میں جہاں دوستوں کی کافی تعداد ہے اگر احباب ہمت کریں۔ تو ایسی سوسائٹیاں بآسانی کھولی جا سکتی ہیں۔ اور ان کے

گذشتہ اکہتر سال کے بعد غیر معمولی بارش

لنڈن یکم مارچ۔ فروری کے آخری ہفتے میں اتنی زبردست بارش ہوئی۔ کہ گذشتہ اکہتر سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ دیہاتی علاقہ ہزاروں مربع میل تک برف سے ڈھکا ہوا ہے۔ سکاٹ لینڈ کے بعض حصوں میں گذشتہ نصف صدی تک اتنی بارش نہیں ہوئی۔ لیڈز کے نواح میں برف دو دو فٹ گہری ہے۔ دیہات کی آمد و رفت رک گئی ہے۔ اکھڑے ہوئے درختوں سے سڑکیں پٹی پڑی ہیں۔ گیارہ اموات موسمی حوادث کی نذر ہو چکے ہیں سینکڑوں نوزائیدہ دنبے سردی سے مر گئے ہیں درجنوں تار کے کھمبے گر گئے ہیں

ساتھ ساتھ دارالتبلیغ - احمدیہ لائبریری اور مسجد وغیرہ بھی منافع سے بن سکتے ہیں - اور جماعت کے اکثر مقامی اخراجات محض اس منافع سے پورے کئے جا سکتے ہیں - مرکز سے اس کے متعلق پُر زور تحریک ہونی چاہیئے - اور جہاں بھی بیس پچیس احمدی ہوں ایسے سٹور کھولنے پر زور دیا جائے - ان مختلف سٹورز کو پھر ایک مرکزیٔ احمدیہ سنٹرل کوا پریٹو سٹور" سے ملحق کیا جا سکتا ہے - جس کا مرکز قادیان یا کوئی تجارتی شہر ہو - چھوٹی سوسائٹیاں بجائے تھوک فروشوں سے سودا خریدنے کے براہِ راست سنٹرل کوا پریٹو سٹور سے خریدیں - جہاں یہ اشیا یا تو خود بخود تیار کی جائیں یا براہ راست بیرونی ممالک سے درآمد کی جائیں یا کارخانہ داروں سے خریدی جائیں - اس طریقہ سے ایک چھوٹی سوسائٹی کا ممبر بھی کارخانہ یا تھوک داموں پر چیز خریدنے کے قابل ہو جائے گا - کیونکہ سنٹرل سٹور کا نفع بھی تقسیم ہو کر ہر ممبر کو ملے گا - اگر فی الحال سنٹرل سٹور کھولنے کے حالات موافق نہ ہوں - تو احباب اپنی اپنی جگہ سٹور کھول کر اس کے لئے سنگ بنیاد کا کام دیں - ایسی کوا پریٹو سپلائی سوسائٹیوں کے متعلق مفصل تفصیلات رجسٹرار کوا پریٹو سوسائٹیز پنجاب لاہور سے مل سکتی ہیں - دیگر احباب بھی اس کے متعلق اپنی رائے سے مطلع کریں -

خاکسار - عبدالرحمٰن خاں بی کام اڈیٹر جنرلز آفس - نئی دہلی

اُستانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں تین استانیوں کی ضرورت ہے - جو پرائمری کو پڑھا سکیں - اور ٹرینڈ ہوں - تنخواہ کا گریڈ ۱۵-۱-۲۰ ہو گا - درخواستیں بنام مینجر نصرت گرلز سکول آنی چاہئیں :

مینجر نصرت گرلز ہائی سکول - قادیان

احراری لیڈر چودھری افضل حق اور اڈیٹر مجاھد کے خلاف مقدمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

329

گواہانِ استغاثہ کے بیان

(از رپورٹر الفضل)

مقدمہ مندرجہ عنوان میں ۳ مارچ کو سینیئر سب جج صاحب بہادر گورداسپور کی عدالت میں حسب ذیل بیانات ہوئے -

بیان شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ اڈیٹر الفضل

چودھری فتح محمد صاحب کے خلاف کوئی جذبہ قادیان کے لوگوں میں نہیں - وہ بہت ملنسار ہیں - اور ہر شخص بآسانی ان سے مل سکتا ہے - اخبار الفضل کے دفتر میں مجاہد آتا رہا ہے - میں نے ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء کا مجاہد پڑھا ہے -

اس مضمون کے لکھنے سے چودھری صاحب کے خلاف نفرت اور جماعت میں بددلی پیدا کرنا مقصود ہے - اس میں جو الزامات لگائے گئے ہیں بالکل غلط ہیں - جو حروف استعمال کئے گئے ہیں ان سے مولوی عبدالمغنی خاں صاحب شیخ محمد یوسف صاحب - مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور قاضی اکمل صاحب مراد ہیں میں محمد امین پٹھان کو جانتا ہوں - (سوال محمد امین کیسی طبیعت کا آدمی تھا - اجازت نہیں دی گئی -) الفضل میں مجاہد کے ایسے مضامین کی تردید کی گئی ہے بعض پرچے میں پیش کرتا ہوں - ۲۹ اپریل کے مجاہد سے پہلے اور بعد بھی قابل اعتراض مضامین شائع ہوتے رہے ہیں - جن میں جماعت احمدیہ اور افراد کے خلاف بہت گندے اعتراضات ہوتے تھے - وہ پرچے بھی شامل مسل کرتا ہوں - (اس گواہ پر جرح لنچ کے بعد تک ملتوی کر دی گئی جس وقت تک کہ پرچوں پر ایگزبٹ لگ جائیں گے -)

بیان مرزا مہتاب بیگ صاحب

میں مجاہد کا ایجنٹ تھا - چھ سے آٹھ تک پرچے آتے تھے - ایک حمید کشمیری شیر فروش بھی ایجنٹ تھا - اسے بہت سے پرچے آتے تھے - چودھری صاحب کا سلوک پبلک سے بہت اچھا ہے - بہت نرم طبیعت کے آدمی ہیں -

بجواب جرح :- میں نے دس روپے پیشگی دئے ہوئے تھے - جس کی رسید ہے - اور خط و کتابت بھی موجود ہے - جو پیش کر سکتا ہوں - قادیان میں غیر احمدی - سناتنی - آریہ سماجی - سکھ عیسائی احراری سب موجود ہیں - احرار کے احمدیوں سے تعلقات اچھے نہیں ہیں - آریوں سے کوئی کشمکش نہیں - ان کے خلاف کوئی جلسے نہیں ہوتے سوائے احرار کے باقی سب سے اچھے تعلقات ہیں - احرار بہت تھوڑے ہیں جہاں تک میرا علم ہے - احمدیوں سے دوسرے فرقے خوش ہیں - جہاں تک مجھے علم ہے قادیان میں کوئی منافق نہیں میں ۱۹۱۳ء سے قادیان میں ہوں - میں خان کابلی کو نہیں جانتا - محمد امین پٹھان کو جانتا تھا - وہ مر چکے ہیں - ہسپتال میں مرے تھے - میرا خیال ہے - وہ لڑائی میں زخمی ہوئے تھے - مگر میں موقعہ پر موجود نہیں تھا - وہ اچھے مضبوط آدمی تھے - چودھری صاحب تنخواہ دار ملازم ہیں - میرا خیال ہے - مجاہد کی قیمت کا روپیہ مینجر کے نام بھیجا جاتا تھا - میں نے کوئی ایسا خطبہ نہیں سنا - جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے کہا ہو - کہ قادیان میں چار سو کے قریب منافق ہیں -

بیان سردار امر سنگھ صاحب ساکن محمود پورہ آنریری مجسٹریٹ ذیلدار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ

میں چودھری فتح محمد صاحب کو جانتا ہوں یہ جٹ سیال ہیں - اور اپنے علاقہ کے بڑے زمیندار ہیں - ان کے والد میرے ساتھ چھ سال تک ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر رہے ہیں - اور بلا مقابلہ منتخب ہوتے رہے ہیں - یہ تحصیل قصور کے ہیں - اور میں بھی اسی تحصیل کا ہوں - ان کا گاؤں بھی میری آنریری مجسٹریٹی کے حلقہ میں ہے -

بجواب جرح :- چودھری صاحب کے والد زندہ ہیں - ان کی زمین قریبًا پالنفعد گھماؤں ہے - عرصہ آٹھ نو سال سے وہ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ نہیں ہیں - میں چودھری عبداللہ خاں ایگزیکٹو افسر قصور کو جانتا ہوں - آج میں ان کے کہنے پر نہیں آیا - یہاں ان کو دیکھا ہے - سرسری طور پر ان کو جانتا ہوں -

بیان حاجی عبدالقادر صاحب میونسپل کمشنر قصور

میں احمدی نہیں ہوں - اور ان کو کافر سمجھتا ہوں - میں چودھری افضل حق کو جانتا ہوں - ان سے گہرے تعلقات ہیں - اور اب بھی آمد و رفت ہے - لاہور میں مجلس احرار کے دفتر میں رہتے تھے - مجاہد بھی احرار کا اخبار تھا - اور چودھری افضل حق اس اخبار کے نگران یعنی اس کی پالیسی کے ذمہ دار تھے مشتاق احمد کو بھی میں نے مجاہد کے دفتر میں دیکھا تھا - مگر کلرکوں کے زمرہ میں کام کرتے اسے دیکھا میں نے چودھری افضل حق کو خود مجاہد کے لئے مضامین لکھتے دیکھا تھا - جو مراسلات اور نامہ نگاروں کے مضامین ہوتے تھے - وہ بھی چودھری افضل حق کے ملاحظہ کے بعد شائع ہوتے تھے - اخبار کے مالی معاملات پر بھی ان کا ہی قبضہ تھا -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجواب جرح۔ مشتاق احمد کو میں نے ۱۹۳۶ء کے ابتدا یا وسط میں دیکھا تھا۔ اس کے ساتھ بالخصوص کوئی علیک سلیک نہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ میں افضل حق کو گزشتہ دس سال سے جانتا ہوں۔ ان سے ذاتی تعارف ۱۹۳۱ء میں کشمیر ایجی ٹیشن کے دوران میں ہوا۔ میں کشمیر ایجی ٹیشن کا قصور میں لیڈر تھا۔ وہاں مجلس احرار کام کر رہی تھی۔ میں اس کا عہدیدار نہیں تھا۔ مگر اس تحریک کا لیڈر تھا۔ میرا خیال ہے چوہدری محمد عاشق یا حکیم انعام اللہ اس کے صدر تھے میں مجلس احرار کا ممبر بھی نہیں تھا۔ مگر تقریریں کیا کرتا تھا۔ فنڈ نہ جمع کرتا تھا۔ میں نے اس تحریک کے متعلق چوہدری افضل حق سے کوئی ہدایات نہیں لی تھیں۔ اس تحریک کے آغاز میں میں پہلی مرتبہ ان سے ملا تھا۔ اس کے بعد بیسیوں مرتبہ ملاقات ہوئی ہوگی۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں تقریباً ڈیڑھ ماہ تک روزانہ ان سے ملتا تھا۔ اور گھنٹوں باتیں ہوتی تھیں۔ جون ۱۹۳۵ء میں میں شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں لاہور گیا تھا۔ میں تجارت کے سلسلہ میں نہیں گیا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ تک دفتر سیاست میں رہا تھا۔ جولائی کے آخر میں واپس آگیا تھا۔ میں چوہدری افضل حق کو مجاہد کے لئے مضامین لکھتے ہوئے ۱۹۳۵ء کے آخر یا ۱۹۳۶ء کے آغاز میں دیکھا کرتا تھا۔ میں نے مدعی کے والد چوہدری نظام الدین صاحب سے مولوی عبدالقادر صاحب قصوری کے مکان پر یہ ذکر کیا تھا۔ کہ "مجاہد" کے لئے مضامین چوہدری افضل حق لکھا کرتا تھا۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں "سیاست" اور "زمیندار" کی پالیسی احرار سے مختلف تھی۔ میں چوہدری افضل حق کے تحریر کردہ مضامین کی صحیح تعداد نہیں بتا سکتا۔ نہ ہی موضوع بتا سکتا ہوں میرے سامنے اسے کوئی منی آرڈر موصول نہیں ہوا تھا۔ چوہدری محمد عبداللہ خان اگزیکٹو انجینیر قصور ہیں۔ میں آج ان کے ساتھ نہیں آیا۔

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

بجواب جرح۔ محمد امین کی پوزیشن جماعت احمدیہ میں معمولی فرد کی تھی۔ الفضل جماعت احمدیہ کا آرگن ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ الفضل میں محمد امین خان کے حالات اور بخارا میں اس کی سرگرمیوں کے حالات شائع ہوتے رہے ہیں۔ میں نے اسے مجاہد بخارا کے نام سے موسوم ہوتے نہیں سنا محمد امین کے متعلق یہ شکایت تھی۔ کہ وہ جماعت کے لوگوں سے جھگڑا کرتا رہتا تھا۔ اور بعض ناپسندیدہ اشخاص سے ملتا تھا۔ جنہیں میں معین نہیں کر سکتا۔ مجھے علم نہیں۔ اس کی موت کے متعلق کوئی تحقیقات ہوئی ہو۔ جماعت کے مخالف تمام مذاہب میں سے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ بطور شاذ قادیان میں بھی اور باہر بھی ہوتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان دنوں احمدیت کے کون مخالف تھے۔ میں ان دنوں قادیان میں رہائش رکھتا تھا۔ محمد امین اچھی صحت رکھتا تھا۔ وہ اوسط طاقت کا آدمی تھا۔ میں اس زمانہ میں اسسٹنٹ ایڈیٹر تھا۔ جب وہ فوت ہوا مجھے یاد نہیں کہ اس کے جنازہ کے وقت قادیان میں موجود تھا یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس کی وفات کے حالات الفضل میں شائع ہوئے یا نہیں۔ میرے علم میں نہیں کہ اس کی وفات کے متعلق تحقیقات ہوئی یا نہیں۔ مجھے معلوم نہیں کس طرح اس کی موت واقع ہوئی۔ مضمون اگزبٹ P.2 اخبار مجاہد کے نوٹ میں حالات بالکل غلط درج ہیں۔ کیونکہ چوہدری فتح محمد صاحب ان دنوں حضرت صاحب کے ہمراہ سندھ گئے ہوئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ محمد امین کی موت کس شخص کے ہاتھ سے واقع ہوئی۔ مدعی پر جو حملہ اس مضمون میں کیا گیا ہے۔ اسے میں اپنی جماعت کی ہتک خیال کرتا ہوں۔ مجھے علم نہیں۔ کہ الفضل میں اس کی تردید شائع ہوئی یا نہیں مضمون اگزبٹ P.5 اخبار مجاہد اور اس قسم کے کئی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ ایسے ہر ایک مضمون کا جواب بھی دیا جائے۔ اس مضمون میں میں نہیں کہہ سکتا کہ مدعی کے خلاف قاتل کا جو لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے متعلق پروٹسٹ ہوا ہے۔ یا نہیں۔ ہاں جب پہلے پہلے یہ اعتراض شائع ہوا۔ تو اس کی تردید کر دی گئی تھی۔ اگزبٹ P.6 کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کا جواب الفضل میں شائع ہوا یا نہیں۔ یہ موضع بھینی کا ایک انفرادی واقعہ ہے۔ محمد امین کی بیوہ نے اب دوبارہ شادی کر لی ہے ہم الفضل میں اموات کے واقعات درج کرتے رہتے ہیں۔ محمد امین کی وفات کے موقع پر میں اسسٹنٹ ایڈیٹر تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ اس کی وفات کی خبر الفضل میں شائع ہوئی یا نہیں مجھے علم نہیں کہ محمد امین نے کوئی وصیت کی تھی یا نہیں۔ مجھے علم نہیں کہ دفتر وصیت میں کوئی ایسا رجسٹر ہوتا ہے جس میں ایسی وصایا کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ تمام وصایا الفضل میں شائع نہیں ہوتیں۔ مجھے یاد نہیں کہ محمد امین کی وصیت شائع ہوئی ہو۔

بجواب مکرر جرح۔ ہم نے الفضل میں کئی مرتبہ لکھا ہے۔ کہ مجاہد عموماً جھوٹی باتیں ہمارے خلاف شائع کرتا رہتا ہے۔ مزید سماعت کیلئے ۱۴ اپریل ۱۹۳۷ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔

قیام امن کیلئے برطانیہ کا اسلحہ میں اضافہ

لندن ۳ مارچ۔ آج دارالعوام میں مسٹر ایڈن نے غیر ملکی حالات پر ایک بیان دیتے ہوئے سب سے پہلے ہسپانیہ کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ برطانیہ ہمیشہ سے عدم مداخلت کی پالیسی پر زور دیتا رہا ہے۔ شکر ہے۔ کہ کئی مہینوں کی مسلسل تشویش کے بعد یہ تجویز بار آور ثابت ہوئی ہے اب بین الاقوامی مجلس کا دوسرا کام یہ ہوگا۔ کہ ہسپانیہ سے ان غیر ملکیوں کو نکالنے کی کوشش کرے۔ جو خانہ جنگی میں حصہ لے رہے ہیں۔

نو آبادیات کی واپسی کے لئے جرمنی کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے اپنا سابقہ بیان دہرایا اور کہا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے حکومت نے ابھی تک کسی ایسے علاقہ کی واپسی پر غور نہیں کیا۔ جو برطانیہ کے سیاسی اقتدار کے ماتحت ہو۔ اور نہ آئندہ غور کیا جائیگا آپ نے کہا کہ دنیا بھر میں برطانیہ کی تجدید اسلحہ کی پالیسی کو خوش آمدید کہا گیا ہے۔ کیونکہ لوگ جانتے ہیں۔ کہ برطانیہ کا اسلحہ مجلس اقوام کے معاہدہ کے خلاف ہرگز استعمال نہیں ہوگا۔ خاتمہ سخن پر آپ نے کہا برطانیہ کے پاس جس قدر زیادہ اسلحہ ہوگا۔ دنیا کے امن میں اسی قدر استحکام ہوگا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلحہ مقصود بالذات نہیں ہے بلکہ نصب العین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اگر آج تخفیف و تجدید اسلحہ کے سلسلہ میں کوئی تصفیہ ہو جائے۔ تو میں اس معاملہ میں بالکل متفق ہوں۔ کہ ایسا موقع ہاتھ سے دینا نہیں چاہیئے۔

حزب مخالف کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے مسٹر ڈیوڈ گرنفل نے کہا۔ کہ مجلس اقوام کا سسٹم تباہ ہو چکا ہے۔ اور اب صرف خفیہ چالیں یا سیاسی توازن قائم رکھنے کی کوششیں باقی رہ گئی ہیں۔ جن کی جنگ عظیم کے بعد سخت مذمت کی گئی تھی۔ کیونکہ انہیں چالوں کی وجہ سے عالمگیر جنگ چھڑی تھی۔

یورپ کا ذکر کرتے ہوئے۔ مسٹر گرنفل نے کہا۔ جرمنی کے تمام ہمسائے صرف جرمنی ہی سے خائف ہیں۔ جرمنی سے واضح الفاظ میں پوچھنا چاہیئے۔ کہ کیا وہ امن چاہتا ہے۔؟ کس قسم کا امن چاہتا ہے! کیا وہ ہر حال میں امن کے لئے کوشش کر رہا ہے۔

بجٹ کے آخری دور میں مداخلت کرتے ہوئے مسٹر آسٹن چیمبرلین نے کہا۔ ہم کوئی نئی کانفرنس یا نیا معاہدہ نہیں چاہتے ہم صرف اس قدر اطمینان چاہتے ہیں۔ کہ موجودہ معاہدوں کو نبھایا جائے۔

ادیس آبابا میں قتل عام

لندن۔ ۳ مارچ۔ روزنامہ "ٹائمز" کا نامہ نگار خصوصی متعین پیرس اخبارات کے حوالے سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ ادیس ابابا سے موصولہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حکومت کے ارباب حل و عقد کی طرف سے حبشہ میں جن لوگوں کو موت کی سزا دی گئی ہے۔ یا جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے قطع نظر سیاہ پوش غا کر اور اطالوی مزدور بھی خلق خدا پر خوب ہاتھ صاف۔

330

ٹاؤن کمیٹی کی مجبوریاں اور پبلک سے گذارش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ سمال ٹاؤن کمیٹی کے نئے ارکان کے تقرر کو تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے اور وہ سرگرمی سے کام کرنے اور پبلک کو آرام پہنچانے کی پوری خواہش رکھتے ہیں۔ جیسا کہ پریذیڈنٹ صاحب کے الفضل میں شائع شدہ بیانات سے ظاہر ہے۔ اس لئے ہم پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ٹاؤن کمیٹی کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے۔ اور جن اصحاب کے ذمہ ٹیکس باقی ہے۔ وہ جلد سے جلد ادا کر دیں۔ تاکہ کمیٹی کو مالی حالت کے درست نہ ہونے کی وجہ سے انتظام میں جو مشکلات درپیش ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔ اور کمیٹی پبلک کی خدمات عمدگی سے سرانجام دے سکے۔

اخبار الفضل مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں ارکان سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کو بعض نقائص کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اور جدید ممبران اور عہدہ داران کو بالخصوص مخاطب کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں میں نے ایک مضمون میں جو ۱۷ فروری کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ عرض کیا تھا کہ چونکہ کمیٹی کے ٹیکس گذار اپنا ٹیکس وقت پر ادا نہیں کرتے اور بہت سا ٹیکس بقایا میں ہونے کی وجہ سے کمیٹی مقروض ہو رہی ہے۔ بلکہ اس کی زندگی معرض خطر میں ہے۔ اس لئے جب تک پبلک کی امداد سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہونے کے قابل نہ ہو جائے تب تک اس سے زیادہ خدمت کی توقع بعید از انصاف ہے۔

اس مضمون کو ایک غیر موزون عنوان کے تحت شائع کیا گیا۔ چنانچہ عنوان یہ ہے۔ "سمال ٹاؤن کمیٹی اپنا فرض کیوں ادا نہیں کر رہی" اگرچہ اس مضمون میں کمیٹی کی مجبوری اور معذوری ظاہر کی گئی تھی نہ کہ اس کا ارادہ۔ اس لئے اگر ہیڈنگ یہ قائم کیا جاتا۔ کہ سمال ٹاؤن کمیٹی کو اپنے ادائے فرض کی راہ میں کیا مشکلات یا مجبوریاں درپیش ہیں" یا کم از کم کیوں ادا نہیں کر رہی کے بجائے کیوں ادا نہیں کر سکتی ہوتا۔ تو بھی اس سے کمیٹی کی مجبوری کی طرف اشارہ ہوتا۔

اسکے بعد جواب میں یہ شکایت کی گئی ہے کہ جب پہلے کمیٹی بذریعہ قرقیوں کے بعض لوگوں سے ٹیکس وصول کر چکی ہے۔ تو اس وقت ٹیکس گذاروں کی شرافت اور احساس فرض کے جذبہ پر کیوں بھروسہ نہ کیا گیا۔

اس کے جواب میں گذارش ہے کہ سابقہ وارنٹ جن کے متعلق شکایت کی گئی ہے۔ پرانے ممبران اور عہدہ داران نے جاری کرائے تھے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے بھی یہ طریق عمل ٹیکس گذاروں کے جذبہ شرافت و احساس فرض کے امتحان کے بعد اختیار کیا ہوگا۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے کن وجوہات کی بنا پر بعض بقایا داران کے نام وارنٹ جاری کرائے اور بعض کے نام چھوڑ دئے۔ ہاں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ یہ طریق اختیار کرنا کوئی دل پسند مشغلہ نہیں۔ اور مجبوری کی صورت میں ایک آخری حربہ ہے۔

بہرحال قادیان کی پبلک کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے جذبہ احساس فرض پر اعتماد کرنے کی انتہائی کوشش کی جائے گی۔ مگر اسے چاہئیے کہ وہ وقت نہ آنے دے۔ جب کہ کشمکش حیات کی مجبوری میں کمیٹی کو اب طریق اختیار کرنا پڑے۔ جس سے کسی کے جذبات مجروح ہوں۔ یا اثاث البیت کا کوئی جزو قبضہ سے نکل جائے۔ لیکن اس مضمون کو دوبارہ اس گذارش پر ختم کرتا ہوں کہ میری پہلی اپیل پر کافی وقت گذر چکا ہے۔ اور اس پر مناسب توجہ نہیں ہوئی۔ اب درست زیادہ وقت ضائع نہ کریں اور مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کوئی ایک فوراً اختیار کریں۔

(۱) ٹیکس جو آپ کے ذمے ہے۔ فوراً آ کر دفتر کمیٹی میں ادا کر دیں۔

(۲) اگر سابقہ ادائیگی میں یا حساب میں کوئی غلطی ہے۔ تو رسید وغیرہ دکھلا کر درست کرا لیں۔

(۳) اگر ادائیگی میں سہولت کی کوئی معقول تجویز پیش کر سکتے ہیں تو کریں وقت تھوڑا ہے۔ کوشش جلدی کریں اور ہم کو قانونی امداد حاصل کرنے پر مجبور نہ کریں۔ کیونکہ اس میں زائد خرچ بھی ہے اور بدنامی بھی۔

اب سال کا اختتام ہے۔ اس لئے اگر میری اس اپیل پر بھی جلدی عمل نہ کیا جائے گا تو بموجب احکام افسران بالا کمیٹی مجبور ہوگی۔ کہ قانونی ذرائع اختیار کرے پھر اس کی وجہ سے جو تکلیف پیدا ہو۔ اس کے ذمہ دار وہ حضرات ہونگے جو اس وقت توجہ نہیں کرتے نہ کہ کمیٹی۔

خاکسار:- مولا بخش پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی قادیان

ایچیسن کالج لاہور میں تعلیمی سہولتیں

پہلے مضمون میں ایچیسن کالج لاہور کی تاریخ اور اس کی کامیابی کا ذکر کیا گیا تھا۔ اب ہم ان خاص تعلیمی سہولتوں کو بیان کریں گے۔ جو اس کالج میں موجود ہیں۔ اس ادارہ نے گذشتہ نصف صدی میں ایک عدیم النظیر حیثیت حاصل کر لی ہے۔ اور روایات قائم کی ہیں۔ یہاں جو تربیت دی جاتی ہے۔ اس کا سب سے قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ اس کے طلبا میں بلا امتیاز قومیت ملت و مذہب یگانگت اور اشتراکِ عمل کا جذبہ کارفرما رہتا ہے۔ اس کی چار دیواری میں فرمہ داری کے جس احساس کو ترقی دی جاتی ہے وہ عملی زندگی میں داخل ہونے والے فارغ التحصیل نوجوانوں کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیتا ہے۔

یہاں کی تعلیم محض جماعتوں میں سبق پڑھانے تک محدود نہیں۔ بلکہ اس کے حیطہ اثر میں وہ مجلسی اور تمدنی سرگرمیاں بھی شامل ہیں۔ جو حقیقی نظام تعلیم کا لازمی جزو ہیں۔ گھر پر اتالیق سے سبق پڑھنے اور اسے ازبر کر لینے کے مضرت رساں اثرات کو زائل کرنے کے لئے خاص احتیاط کی جاتی ہے۔

اس کے باوجود کالج کے امتحانات کے نتائج حیرت انگیز ہوتے ہیں۔ ۱۹۳۴ء سے اب تک ۳۲ میں سے ۱۳ طلباء نے گورنمنٹ آف انڈیا کے ڈپلومہ امتحان کو پاس کیا ہے۔ اور کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ کے امتحان میں ۱۰ طلباء شریک ہوئے اور یہ سب پاس ہو گئے۔ ہندوستان بھر میں کوئی سکول نہیں جو اس ضمن میں اس سے بہتر نتائج دکھا سکتا ہو۔

ذریعہ تعلیم انگریزی ہے۔

ایک اور قابل ذکر پہلو یہاں کی تعلیم و تربیت کا یہ ہے کہ ذریعہ تعلیم انگریزی ہے اور طلبا آپس میں بات چیت بھی اسی زبان میں کرتے ہیں۔ یہ حقیقت تجربہ سے واضح ہو گئی ہے کہ صرف اس طرح ایک ایسی تعلیم دی جا سکتی ہے جو محض سطحی نہ ہو۔ اور جس کے اثرات پختہ اور مستقل ہوں۔ نصاب تعلیم بہت وسیع ہے۔ جس میں انگریزی تاریخ جغرافیہ۔ ریاضی۔ اردو۔ فارسی۔ جنرل نالج اور سائنس شامل ہیں۔ سائنس میں اب مطالعہ قدرت۔ زراعت (نظریاتی اور عملی)، علم التشریح۔ حفظان صحت علم الحیات۔ علم طبعیات اور کیمسٹری کو شامل کر دیا گیا ہے۔ اور اس کورس میں سکولوں کے پیمانہ کی ایسی وسیع تعلیم شعبہ سائنس میں دی جاتی ہے۔ جس کا حصول شمالی ہندوستان کی کسی دوسری درسگاہ میں ممکن نہیں۔ جنرل نالج میں واقعات حاضرہ اور اخبارات کا روزانہ مطالعہ شامل ہے۔

تعلیم کے وسیع تر پہلو

تعلیم کے وسیع تر پہلوؤں پر نظر ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں ایک "کونسل آف سٹیٹ" ہے۔ جس میں مناظرہ کے متعلق وہی طریق کار صوری اور معنوی اعتبار سے برتا جاتا ہے۔ جو کسی لیجس لیٹو اسمبلی میں رائج ہے۔ اس طرح طلبا کو مجمع عام میں تقریر کرنے معاملات پر صائب رائے کا اظہار کرنے اور اپنے آپ پر اعتماد کرنے کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ پھر یہاں "پریفکٹ سسٹم" رائج ہے۔ جس کے ذریعہ طلبار نہ صرف کالج کے سود و بہبود اور انضباط کا خیال رکھتے ہیں۔ بلکہ ان میں ذمہ داری اور قیادت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔

بڑی جماعتوں کے طلبار کو باری باری سے کالج کے مختلف شعبوں سے واقف کرایا جاتا ہے۔ اس طرح انہیں بعض اہم مسائل کے متعلق مفصل واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ مثلاً کالج میں دکان کس طریق پر چلتی ہے۔ کالج کی عمارت اور ورزش گاہوں کو کس طرح درست حالت میں رکھا جاتا ہے۔ کالج کے فارم ڈیری اور اصطبلوں وغیرہ کا کیسے انتظام کیا جاتا ہے۔ جملہ طلبا کے لئے کھیلیں گھوڑے کی سواری تیراکی اور جسمانی ورزش لازمی ہے۔ کالج میں طلبا کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں کھیلوں کا معیار غیر معمولی طور پر بلند ہے۔ کالج سے باہر ایسی سرگرمیوں کی ترغیب دی جاتی ہے۔ جو صحت کو بہتر بناتی ہیں۔ سکاؤٹنگ اور کبنگ زور شور سے جاری ہے۔ سکاؤٹوں کے کیمپ ہر ہفتہ لگتے ہیں۔ وہ اپنا کھانا خود پکاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی خدمت خود انجام دیتے ہیں۔

دہلی میں سکاؤٹوں کے عظیم الشان اجتماع میں یہاں کے نوکنگز سکاؤٹ شامل ہوئے۔ آرائشی ہال بنانے وائرلیس۔ پرانے ٹکٹ جمع کرنے دستکاریوں۔ باغبانی فوٹوگرافی اور اس کے قسم کے مشاغل میں طلبار کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ مستقبل قریب میں تعلیم کے اس تخلیقی پہلو میں مزید ترقی و توسیع کی جائے گی۔ کالج کی لائبریری میں بہ سرعت تمام اضافہ ہو رہا ہے۔ اور عام مطالعہ یا کسی تحقیقات کے سلسلہ میں طلبا اس سے بیش از بیش پیمانہ پر استفادہ کرتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً لیکچر دئے جاتے ہیں۔ اور بڑی جماعت کے طلبا پارٹیاں بنا کر لاہور کے تاریخی مقامات کی سیر کرتے ہیں۔ ہر سال بڑے طلبار کی پارٹی تعلیمی سیر و سیاحت کے لئے مرتب کی جاتی ہے۔ اس طرح طلبا کو دیگر ریاستوں اور صوبوں کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملتا ہے۔ انکے زاویہ نظر میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ تجربہ بڑھتا ہے۔ اور ان کی ذہنی تربیت ہوتی رہتی ہے۔

اقامتی تعلیم کا طریق

اقامتی تعلیم کا طریق انگریزی درس گاہوں سے لیا گیا ہے۔ اس میں طلبا کے اندر ایک دوسرے پر تفوق حاصل کرنے اور ترقی کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ اور فرقہ وارانہ یا مذہبی یا ملی اختلافات پیدا ہونے نہیں پاتے طلبا میں مالی ذمہ داری کا احساس بڑھانے کی ہر کوشش کی جاتی ہے۔ ہر ہاؤس کے پاس "تفریح فنڈ" ہوتا ہے جس کا انتظام خود لڑکے کرتے ہیں۔ اور ہر لڑکے کو "کالج شاپ" کے ساتھ حساب رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے بشرطیکہ یہ حساب مقررہ ماہوار رقم سے متجاوز نہ ہو۔ اگر یہ متجاوز ہو جائے۔ تو زائد رقم کو آئندہ ماہ میں اس کے جیب خرچ سے پورا کیا جاتا ہے۔ عملہ اور طلبا کے آپس میں خوش آئند تعلقات ہیں۔ عملہ اور ہاؤس ماسٹروں کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہیں۔ جہاں انفرادی طور پر ہر لڑکے کے متعلقہ مسائل اور ترقی وغیرہ کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ کالج میں طلبا کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ کہ ایک سازگار ماحول بن سکے۔ اور ساتھ ہی اتنی کم ہے۔ کہ انفرادی طور پر ہر لڑکے کا خیال رکھا جا سکے۔ منتظمین کالج کو تعلیم کے علمی اور عملی پہلوؤں کے متعلق جدید ترین طریقوں کا احساس ہے۔ اور اس ضمن میں ڈیلٹن اور کنڈرگارٹن کے جدید طریقے برتے جا رہے ہیں۔ اس حقیقت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ چھوٹے لڑکوں کی تعلیم میں عورتوں کا اہم حصہ ہے۔ اس غرض سے کمروں کے اندر چھوٹے لڑکوں کو براہ راست انگریز خاتون کی نگرانی اور نگہداشت میں رکھا جاتا ہے اور اب تو چھوٹی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا بیشتر حصہ زنانہ مدرسین کے ہاتھ میں ہے۔

عام سہولتیں

جہاں تک عام سہولتوں کا تعلق ہے۔ کالج کی عمارتیں اور ورزش گاہیں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ اور لڑکوں کی صحت کا معیار اس امر کا شاہد ہے۔ کہ انہیں یہاں کس قدر فوائد حاصل ہیں۔ ساز و سامان جدید ترین طرز کا اور وسیع پیمانہ پر ہے۔ عبادت کے لئے تین جداگانہ معابد ہیں۔ ایک گردوارہ ایک مندر اور ایک مسجد سب سے بڑھ کر یہ کہ کالج نہ تو سرکاری ہے۔ اور نہ غیر سرکاری نہ یہ کسی یونیورسٹی سے ملحق ہے۔ اور نہ کسی کے ماتحت۔ فی الحقیقت یہ لغوی اور صحیح معنوں میں ایک "پبلک سکول" ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایک احمدی مستری کی ضرورت

اراضیات سندھ کیلئے ایک مخلص محنتی اور خوش خلق احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو لوہارا اور ترکھانہ کام اچھی طرح جانتا ہو۔ درخواستیں انچارج تحریک جدید کے نام آنی چاہئیں۔ ۱۵ مارچ ۳۷ء کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائیگی۔ درخواست کے ہمراہ تصدیق پریذیڈنٹ ضروری ہے۔

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

شیطان کی سوانح عمری

آپ جانتے ہیں۔ کہ شیطان کے مفصل حالات کیا ہیں۔ یقیناً نہیں جانتے۔ اگر آپ مشہور کتاب شیطان کی سوانحعمری پڑھیں تو حیرت ہوگی۔ کہ شیطان درحقیقت کیا بلا۔ دنیا کی پیدائش سے ڈیڑھ لاکھ سال پہلے کے واقعات سے لیکر ۱۹۳۶ء تک کی ابلیس کی مکمل زندگی اگر معلوم کرنی ہو۔ تو یہ کتاب پڑھیئے۔ سجدہ کا انکار تو معمولی بات ہے۔ آپ کو اس کتاب میں ابلیس مردود کے متعلق وہ وہ حیرت انگیز باتیں معلوم ہوں گی۔ کہ آپ حیرت میں رہ جائیں گے۔ شیطان کون ہے۔ کیا ہے اور اس کے خاندان کے حالات معہ والدین کے نام اور انکی سرگذشت۔ آسمان پر شیطان کب گیا۔ کب تک رہا۔ کیا کام کیا۔ پھر دنیا میں آنے کے بعد کتنے کارنامے انجام دئے۔ اس کے علاوہ شیطان کی اولاد اس کے نام معہ ان کی مکمل زندگی یہ سب باتیں کتاب شیطان کی سوانح عمری میں پڑھیئے۔ حضرت آدمؑ و حواؑ اور مور سانپ انجیر وغیرہ کے جنت سے نکالے جانے کی پوری تفصیل معہ ثبوت کے اس کتاب میں ملے گی۔ جسے ملک کے مشہور ادیب حضرت مولانا ظفر نیازی صاحب نے بڑی محنت اور تلاش سے لکھا ہے۔ معہ حوالجات قرآن و حدیث ڈیڑھ سو سے زیادہ صفحات کی کتاب نہایت روشن لکھائی چھپائی اور قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ اسپر محصول پارسل لگتا ہے۔ آج ہی دفتر کامیاب پوسٹ ۳۴۳ دہلی کو خط لکھکر یہ کتاب منگا لیجئے۔ اور دیکھئے کہ ایک روپیہ قیمت میں کتنی زبردست اور تاریخی کتاب آپ کو ملتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درختوں کی نیلامی

بحوالہ ریزولیوشن ۱۹۱۸ غ-م مورخہ ۲۴/۲/۳۷ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ محلہ دار العلوم (قادیان) میں سے گذرتی ہوئی جو سڑک بورڈنگ ہائی سکول (قادیان) کو جاتی ہے۔ اس پر جو درخت دونو طرف ۲۷، ۳۸ کے قریب ہیں۔ بذریعہ اشتہار نیلام کئے جاویں۔ اس واسطے ۱۰ مارچ ۳۷ء کو یہ درختان موقعہ مذکور پر ۸ بجے صبح صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختار عام منشی محمد الدین صاحب نیلام کریں گے۔ ان درختان شیشم میں سے علاوہ جلانے کی لکڑی کے کار آمد لکڑی یعنی شہتیر۔ بالے۔ چارپائیوں کے پائے۔ میز کرسیوں وغیرہ وغیرہ کے لئے بھی نکل سکتے ہیں۔

لہذا بغرض آگاہی عام اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچ کر خرید فرماویں۔ رقم نقد وصول کی جائے گی۔ یہ نیلامی خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کے پاس سے شروع ہوگی۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ایک قطعہ زمین نیلام ہوتا ہے

موضع ہلال پور۔ تحصیل بھیرہ۔ ضلع شاہ پور سرگودہا میں ۳۶ کنال اراضی نہری جس کے نمبران خسرہ ۳ - ۴ - ۷ - ۸ ہیں۔ اور ۱۹۲۶ء سے صدر انجمن کی ملکیت و مقبوضہ ہے۔ اس رقبہ کو صدر انجمن نے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہذا یہ رقبہ ۱۲ مارچ ۳۷ء کو بروز ہفتہ موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے خواہشمند اصحاب موقعہ پر پہنچ کر بولی دیں۔ زیر نیلام کا ۱/۴ حصہ وصول کیا جائیگا اور بقیہ ۳/۴ حصہ صدر انجمن مذکور سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائے گا۔ ارد گرد کی احمدی جماعتیں خرید ار پیدا کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

تریاق جریان

دحات۔ رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش و بشاش بنانا اس کا کام ہے۔ عزیز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف عہ ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن۔ پیپ۔ خون بند کرتی ہے کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفع ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپیہ (عما) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دوا خانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

قادیان میں تین نہایت باموقعہ جائدادیں رہن ملتی ہیں

اس وقت قادیان میں تین مختلف موقعوں پر نہایت باموقعہ دوکانیں رہن باقبضہ ملتی ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔ خواہشمند اصحاب جو اپنے سرمایہ کو سود مند اور خدا کے فضل سے یقینی طور پر فائدہ مند کاروبار پر لگانا چاہیں۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوکانات ایسے موقعہ کی ہیں۔ کہ انشاء اللہ وہ کبھی کرایہ داروں سے خالی نہیں رہ سکتیں۔ تفصیل یہ ہے۔

نمبر ۱:۔ دوکانات متصل احمدیہ چوک تعدادی ۴ عدد جن میں اس وقت ڈاکٹر احسان علی صاحب اور سلطان برادرز وغیرہ کرایہ دار ہیں۔ پختہ نئی بنی ہوئی دوکانیں ہیں اور نہایت باموقعہ ہیں موجودہ کرایہ سترہ روپیہ ماہوار ہے۔ مگر زیادتی کی گنجائش ہے۔ زر رہن مجوزہ تین ہزار روپیہ۔ انہی دوکانوں کے ساتھ ایک پختہ وسیع مکان بھی رہن ملتا ہے۔ جس میں اس وقت نظارت تالیف و تصنیف کی لائبریری ہے۔ جس کا کرایہ ۲۵ روپے ماہوار ہے۔ اور مجوزہ زر رہن ساڑھے ۴ ہزار روپیہ ہے۔ گویا ہر دو کا زر رہن ساڑھے سات ہزار روپیہ ہے۔

نمبر ۲:۔ دوکانات متصل سٹار ہوزری فیکٹری تعدادی ۵ عدد جن میں اس وقت جنرل سروس کمپنی وغیرہ بطور کرایہ دار ہیں۔ پختہ نئی بنی ہوئی دوکانیں ہیں اور بہت باموقعہ ہیں۔ اور بڑے بازار کے ساتھ فراخ جگہ واقع ہیں۔ موجودہ کرایہ للعہ ۲۴ روپیہ ماہوار ہے۔ زر رہن مجوزہ ساڑھے چار ہزار روپیہ۔

نمبر ۳:۔ دوکانات متصل سبزی منڈی و نزد ڈاک خانہ تعدادی ۵ عدد جن میں اس وقت بھائی حاکم دین صاحب و شیخ محمد اکرام صاحب وغیرہ کرایہ دار ہیں۔ موجودہ کرایہ ۲۵ ماہوار۔ لیکن معقول زیادتی کی بھی گنجائش ہے۔ یہ دوکانات بڑے بازار کے نہایت بارونق حصے میں واقع ہیں اور پختہ اور نئی بنی ہوئی ہیں۔ زر رہن مجوزہ پانچ ہزار روپیہ۔

مذکورہ بالا ہر سہ جائدادوں کے متعلق خواہشمند اصحاب میرے ساتھ فیصلہ فرمالیں۔ رہن باقبضہ ہوگا۔ اور شرائط رہن مطابق شریعت اسلامی ہونگی۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان ۲۷/۲/۳۷

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرتسر ۳ مارچ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کانگرس نے ڈاکٹر عالم کو کانگرس کا ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے منتخب ہو جانے کے بعد اتحاد ملت کو چھوڑ کر کانگرس سے ساتھ رشتہ گانٹھنے کی کوشش کی تھی۔ مگر افسوس ادھر سے بھی کورا جواب ملا۔

لنڈن ۳ مارچ۔ اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے۔ کہ حکومت ترکیہ کے دفتر خارجہ نے ایک یادداشت حکومت عراق کو روانہ کی ہے جس میں موصل اور حلب کے تیل کے چشموں کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس یادداشت میں حکومت ترکیہ نے اپنے مطالبات کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ حکومت ترکیہ شمالی عراق میں اپنی نگرانی میں ایک آزاد کردی جمہوریت قائم کرنا چاہتی ہے۔ اس یادداشت نے عراق میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔ حکومت عراق کی طرف سے ابھی تک اس یادداشت کا جواب نہیں دیا گیا۔

کپورتھلہ ۳ مارچ۔ آنریبل مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم جج ہائی کورٹ لاہور جو ریٹائر ہونے سے پہلے انگلستان جا رہے ہیں۔ امید ہے نومبر میں انہیں کپورتھلہ کا وزیر اعظم مقرر کر دیا جائیگا

لنڈن ۳ مارچ۔ برطانوی وزارت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہسپانیہ میں جس قدر برطانوی باشندے حکومت یا جنرل فرانکو کی طرف سے شریک پیکار ہیں انہیں واپس بلا لیا جائے۔ بشرطیکہ جرمنی اٹلی روس۔ پرتگال اور فرانس بھی اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے رضامند ہو جائیں۔ اس وقت دو ہزار انگریز سرکاری فوجوں کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔

لنڈن ۳ مارچ۔ وریڈود کے شمالی محاذ پر سرکاری فوجوں کو شاندار فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ اور انہوں نے بہت سے مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن باغیوں کا اعلان مظہر ہے کہ اس محاذ پر سرکاری فوجوں کو شدید نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

بوڈاپسٹ ۳ مارچ۔ ہنگری میں کان کنوں نے ہڑتال کر دی ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہڑتال ۱۴۶ کان کنوں کو ملازمت سے علیحدگی کی بنا پر عمل میں آئی۔ بوڈاپسٹ میں کئی ہزار کان کنوں نے مظاہرہ کیا۔

دہلی ۳ مارچ۔ آج اسمبلی میں پھر بجٹ پر بحث ہوئی۔ مسٹر محمد یعقوب نے کہا کہ رکن مالیات نے کھانڈ پر اضافہ محصول کی جو تجویز کی۔ اس سے ملک میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ چاندی پر جو محصول تجویز کیا گیا ہے۔ لوگ اسے بھی پسند نہیں کرتے۔ مسٹر اظہر علی نے کہا۔ میرا خیال ہے کہ رکن مالیات نے بجٹ کو آنکھیں اور کان بند کر کے مرتب کیا ہے۔ مولوی شوکت علی نے بھی کھانڈ پر محصول عائد کرنے کی مخالفت کی۔

بمبئی ۳ مارچ۔ بمبئی اسمبلی میں کانگرس وزارت مرتب کرنے کے لئے سخت پریشان ہو رہی ہے۔ کیونکہ غیر کانگرسی عناصر کانگرسی وزارت کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کے لئے آپس میں متحد ہو رہے ہیں۔ چونکہ کانگرس کے ٹکٹ پر کوئی مسلمان کامیاب نہیں ہوا۔ اس لئے کانگرسی لیڈر کوشاں ہیں۔ کہ کسی ایسے مسلمان کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ جو کسی اور پارٹی کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے کے باوجود کانگرس کے پروگرام کی حمایت پر آمادہ ہو جائے۔

وارسا بذریعہ ڈاک، بعض اخبارات نے یہ انکشاف کیا ہے کہ روس میں سرخ فوج کی بغاوت کے اندیشہ سے متاثر ہو کر سٹالن نے اپنی حفاظت کے لئے ایک ہزار سپاہیوں کا منتخب دستہ قصر حکومت پر متعین کر دیا ہے۔ پچاس سرکاری افسروں کی گرفتاری بھی عمل میں آ چکی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سرخ فوج سٹالن سے بددل ہو گئی ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب ۵۰ افسروں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو خونریزی بھی ہوئی۔ برلن کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ طلبا نے حکومت کے خلاف ہنگامہ بپا کر رکھا ہے۔ چنانچہ پولیس کو چوبیس گھنٹوں میں تیس بار گولی چلانا پڑی۔ سٹالن اور وزیر حربیہ کے تعلقات نہایت کشیدہ ہیں۔ اور ان کا باہمی عناد برملا ہو چکا ہے۔

امرتسر ۳ مارچ۔ کل شام زنانہ ہسپتال کے پاس کامریڈ محمد حسین پرجن کی طرف سے مولوی مظہر علی اظہر کے خطوط شائع ہونے پر احراریوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ چند مفسدہ پردازانہ احراریوں نے تیسری بار حملہ کر دیا۔ مگر خوش قسمتی سے اہل محلہ کی مداخلت سے احراری بھاگ گئے۔ کامریڈ نے پولیس میں رپورٹ درج کرا دی ہے

ٹوکیو ۳ مارچ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انگلستان اور جاپان کے معاہدہ تجارت کی تکمیل ہو چکی ہے۔ سیاسی حلقوں میں اس معاہدے کو انگلستان اور جاپان کی اتحاد و یگانگت سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۳ مارچ۔ دارالعوام میں وزیر خارجہ جشن تاجپوشی میں شریک ہونے والے غیر ملکی مندوبین کی فہرست کے متعلق ایک رکن کے سوال کا جواب دے رہے تھے۔ کہ ایک ممبر نے سوال کیا۔ کہ کیا شاہ نجاشی کو بھی دعوت نامہ بھیجا گیا ہے۔ اس پر مسٹر ایڈن نے جواب دیا۔ کہ شاہ نجاشی کو دعوت نامہ بھیجا گیا ہے۔ مگر اس واقعہ کو سیاسی اہمیت دینا غلطی ہے۔

بغداد ۳ مارچ۔ حکومت عراق نے فوزی پاشا کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور کرکوک بھیج دیا ہے۔ اس کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ ترکی اور عراق کے تعلقات خراب کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور اس قسم کے پراپیگنڈے میں مصروف تھا۔ کہ جس سے ترکی اور عراق کے تعلقات کا کشیدہ ہو جانا یقینی تھا۔

امرتسر ۳ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک روئی ۱۶ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۶ روپے ۲ آنے اور چاندی ۵۲ روپے ہے۔

دہلی ۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی کانگرس ورکنگ کمیٹی میں وزارتیں قبول کرنے کے حق میں فیصلہ ہو جائیگا اور پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر سوشلسٹ لیڈر اس پالیسی سے تعاون کریں گے۔

لنڈن ۳ مارچ۔ پارلیمنٹ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے اعلان کیا۔ کہ ہر ہٹلر کے مطالبہ نوآبادیات کے جواب میں حکومت برطانیہ واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ نوآبادیوں کی واپسی کے سوال پر نہ اس نے کبھی غور کیا ہے۔ اور نہ آئندہ کرے گی۔

دہلی ۳ مارچ۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور پنڈت گوبند بلبھ پنت نے اسمبلی میں گورنر جنرل کی اگزیکٹو کونسل کے مصارف کے سلسلہ میں تخفیف کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے اسی طرح کانگرس پارٹی نے بجٹ کے ان اخراجات کو بھی نامنظور کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جو گورنمنٹ کی سرحدی پالیسی کے متعلق ہیں

ٹوکیو ۳ مارچ۔ راجہ مہندر پرتاپ جنہیں ہندوستان سے جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ اور آج کل جاپان میں مقیم ہیں ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔ اور اپنی واپسی کے متعلق انہوں نے حکومت ہند کو اطلاع دے دی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اگر حکومت نے مجھے ہندوستان آنے کی اجازت نہ دی تو میں ستیہ گرہ کروں گا۔

دہلی ۳ مارچ۔ ماہ رواں کے تیسرے ہفتہ دہلی میں ایک قومی مؤتمر منعقد کی جا رہی ہے۔ جس میں ۲۵ ہزار کے قریب نمائندے شامل ہونگے۔ پنڈت جواہر لال اس کانفرنس